Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۷ ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۴ء نمبر ۴۸

ایرانی تیل کا مسئلہ آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر طے ہو جائے گا

حکومت ایران اقتصادی مشکلات پر بہت حد تک قابو پا چکی ہے

تہران ۲۷ فروری۔ تیل کے ماہرین اور حکومت ایران کے مشیروں کو یقین ہے کہ تیل کا مسئلہ جو عرصہ دراز سے عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے۔ یہ آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر تسلی بخش طریق پر طے پا جائے گا۔ اندازہ ہے کہ معاہدہ ہو جانے کے بعد ایران پہلے سال میں ایک کروڑ ٹن دوسرے سال ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن اور تیسرے سال ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ تیل برآمد کر سکے گا۔ اور کہ تیل کی فروخت سے ایران کو ہر سال ۲۵ کروڑ ڈالر آمد ہوگی۔ جس کی مدد سے اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کو بالاقساط معاوضہ ادا کیا جائے گا تیل کے مسئلے کے حل کے متعلق حکومت ایران پر امید نظر آتی ہے۔ کیونکہ انتخابات کے نتائج حکومت کے حق میں ہی ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اقتصادی مشکلات پر بہت حد تک قابو پایا جا چکا ہے۔

صرف انقلابی کونسل ہی مصر میں عوام کی با اختیار نمائندہ جماعت ہے

جنرل نجیب حکومت کے محکموں میں بے جا مداخلت کر کے اپنے حق میں پروپیگنڈہ کر رہے تھے۔ (میجر صلاح سالم)

قاہرہ ۲۷ فروری۔ قومی راہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا مصری عوام اپنی قسمت ایک شخص کو سونپنا پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے انقلابی کونسل کو اپنا با اختیار نمائندہ مقرر کیا ہوا ہے۔ اور مصر کے موجودہ وزیر اعظم کرنل ناصر اس انقلابی کونسل کے ترجمان ہیں۔

آپ نے جنرل نجیب پر الزام لگایا کہ وہ محکمہ خارجہ اور ریڈیو کے ذریعہ اپنے حق میں پروپیگنڈا کرا رہے تھے۔ اور ملکی معاملات میں بے جا مداخلت کر رہے تھے۔ آج صبح انقلابی کونسل نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی جگہ نقض امن کی کوشش کی گئی۔ تو اسے سختی کے ساتھ دبا دیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۲۹ فروری۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ربوہ سے بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔

عرب مفادات کی حفاظت میں پاکستان نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں

انہیں تاریخ کبھی فراموش نہ کر سکے گی

قاہرہ کے ہفت روزہ اخبار "الدعوی" کے ایڈیٹر صالح الشمادوی کا مقالہ

قاہرہ ۲۷ فروری۔ قاہرہ کے ہفتہ روزہ اخبار "الدعوے" کے ایڈیٹر صالح الشمادوی نے "کون ذمہ وار ہے" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ پاکستان اپنے قیام کے بعد سے ہی محض جذبات کے ماتحت ہی نہیں بلکہ ایک طے شدہ پالیسی کے مطابق عرب مفادات کی حفاظت کرتا رہا ہے۔ عرب ممالک کا کوئی ایک مسئلہ بھی تو ایسا نہیں ہے۔ کہ جو اقوام متحدہ میں پیش ہوا ہو، اور وہاں پاکستان ہماری امداد کو نہ آیا ہو۔ مصر فلسطین لیبیا اور مراکش کے بارے میں اس ملک نے جو قابل احترام موقف اختیار کیا۔ وہ تاریخ میں یادگار کے طور پر ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اس کا یہ موقف ہمارے لئے خلاف توقع نہیں تھا۔ کیونکہ پاکستان کا تصور ہی اسلامی اصولوں اور دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ تعاون پر مبنی تھا۔

مسٹر الشمادوی نے اس مضمون میں اپنے دورہ پاکستان کا بھی ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں لکھا ہے۔ کہ میں نے وہاں ہر چھوٹے بڑے کا دل اسلام اور مسلمانوں کی محبت سے لبریز پایا۔

انہوں نے مزید لکھا ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ ہی تمام اسلامی دنیا کو ایک قوم خیال کیا ہے۔ اور وہ کسی ایک حصہ پر حملے کو تمام دنیائے اسلام پر حملہ کے مترادف گردانتا رہا ہے۔ اس نے عالمی سیاست میں توازن قائم کرنے اور امن کے امکانات کو روشن کرنے کے لئے اسلامی ملکوں کا ایک غیر جانبدار بلاک بنانے کی بھی کوشش کی۔ لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ تمام قابل قدر کوششیں ناکام رہیں۔ عرب ملکوں نے اس بارے میں آمادگی کا اظہار نہیں کیا۔ میں جب پاکستان گیا۔ اور وہاں مجھ سے لوگوں نے پوچھا کہ ہم نے کشمیر کے بارے میں تائید و حمایت کا گہرا ثبوت کیوں نہ دیا جبکہ پاکستان عرب مفادات کی بے جگری سے حفاظت کرتا رہا ہے۔ تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ میرا احساس تھا کہ ہم نے پاکستان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ہے۔ اور میں ڈرتا تھا کہ کہیں وہ وقت نہ آجائے۔ کہ جب عرب ملکوں سے مایوس ہو کر پاکستان دوسروں کی طرف متوجہ ہو۔ میں صورت حال کو جانتے ہوئے بھی یہی امید کرتا رہا کہ ایسی صورت پیدا نہ ہو۔ لیکن بالآخر وہ دن بھی آ ہی گیا اور پاکستان کو مجبوراً دوسروں کی طرف رخ کرنا پڑا۔

برطانوی کابینہ کا مصر کی حالت پر غور

لنڈن ۲۶ فروری۔ لنڈن میں مصر کے سفیر عبدالحق برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے عنقریب ملاقات کریں گے۔ اور انہیں نہر سویز کے متعلق نئی حکومت کے موقف سے آگاہ کریں گے۔ مسٹر چرچل کی صدارت میں برطانوی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں مصر کی صورت حال پر غور کیا گیا۔

پشاور ۲۷ فروری۔ آج صبح پاکستان تاریخ کانفرنس میں ۱۸ مقالے پڑھے گئے۔ جن میں سائنس آئینی اصلاحات اور ادب کے میدان میں مسلمانوں نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان پر روشنی ڈالی گئی۔

پاکستان و ترکی کے معاہدے میں عراق کی شمولیت

ترکی کے اخبار "جمہوریت" کی طرف سے حمایت

استنبول ۲۶ فروری۔ ترکی کے اخبار جمہوریت نے ڈاکٹر فاضل جمالی وزیر اعظم عراق کے نظریہ کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عراق مغرب پر اعتماد کر کے فوجی امداد حاصل کرلے اور مجوزہ دفاعی معاہدے میں ترکی و پاکستان کے ساتھ شریک ہو جائے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ اگرچہ اس پالیسی کی مخالفت دیگر عرب ممالک کریں گے مگر عراق کا یہ اقدام عرب دنیا کے لئے بہتر اور سودمند ثابت ہوگا۔ عراق مصر کی غلطی کا اعادہ نہیں کرنا چاہتا۔ عراق مضبوط حکومت اور مضبوط فوج کا حامی ہے

پاکستان کے پاس بہترین ہوا باز ہیں

کراچی ۲۶ فروری۔ پاکستانی ہوا باز اتنے ہی اچھے ہیں جتنے کہ کسی دوسرے ملک کے ہوا باز ہو سکتے ہیں۔ پاکستان ایئر فورس کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل کیننز نے آج ڈرگ روڈ میں ایئر فورس کی پریڈ کے موقعہ پر پاکستانی ہوا بازوں کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہمارے ہوا بازوں کے معیار سے سب لوگ متاثر ہیں۔ ایئر وائس مارشل کیننز نے پریڈ کی سلامی لینے کے بعد فائٹر سیکشن ٹرافی اسکوڈرن لیڈر ایف ایس حسین کو ٹرانسپورٹ سیکشن ٹرافی ونگ کمانڈر خیر خاں کو دی

پاکستان کسی قسم کے سامراج کو قبول نہیں کریگا

پشاور ۲۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کل پشاور میں روٹری کلب کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کسی قسم کے سامراج کو قبول نہیں کرے گا۔ اس جلسے میں صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب بھی موجود تھے۔ مسٹر گورمانی نے نظریاتی اختلافات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ان حالات میں کبھی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔ ہم امن ضرور چاہتے ہیں۔ مگر ہمیں قبرستان کے خاموش امن کی ضرورت نہیں۔ ہم تو ہر حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ان تمام قوموں کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہے۔ جن کے مقاصد اسی قسم کے ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۳ھ

فوجی انقلاب

ابھی دو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مصر میں فوجی انقلاب کے ذریعہ جنرل محمد نجیب برسر اقتدار آئے۔ اور انہوں نے شاہ فاروق کو معزول کر کے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس عرصہ میں مصر میں خاصہ اندرونی انقلاب ہوا۔ اور تعلقات خارجہ کے تصورات میں بھی کئی اہم تبدیلیاں وقوع میں آئیں۔ ملک شاہی دور سے نکل کر فوجی کونسل کے دور میں داخل ہوا۔ اُس فوجی کونسل نے اب جنرل محمد نجیب کو استعفیٰ داخل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور ان کی جگہ اب کونسل کی طرف سے عبدالناصر وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

اگرچہ جنرل نجیب بلحاظ شخصیت کے برسر اقتدار نہیں رہے۔ مگر ملک میں اس فوجی کونسل کا قبضہ ہے۔ جس کے ذریعہ وہ برسر اقتدار آئے تھے۔ اور جس کے مشورہ سے وہ حکومت کا کاروبار چلا رہے تھے۔ دراصل حکومت کی نوعیت تو بدستور ہے۔ اور وہی فوجی کونسل برسر اقتدار رہی ہے۔ جو مصر میں فوجی انقلاب کی ذمہ وار ہے۔ اس لئے موجودہ انقلاب کو ایک پارٹی کے اندرونی تبدیلی سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی ؛

کہا گیا ہے کہ جنرل نجیب زیادہ سے زیادہ قوت کے خواہشمند تھے۔ اس لئے ان کا پارٹی کا لیڈر رہنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ جنرل نجیب نے اندرونی اور بیرونی معاملات میں جو کام کیا ہے۔ اور جو اہم تبدیلیاں انہوں نے کی ہیں۔ ان کو تمام کا تمام ان کے شخصی رجحانات کا نتیجہ نہیں کہہ سکتے۔ بڑی حد تک وہ اپنی پارٹی کے سربراہ کار تھے۔ اور یقیناً زیادہ تر وہ اسی کے مشورہ کو جامۂ عمل پہناتے تھے۔ اور یہ بات نئے حالات سے جو ظہور پذیر ہوں گے۔ واضح ہو جائے گی۔ کہ کن معاملات میں فوجی کونسل کو ان سے اختلافات تھے۔

اگرچہ مصر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ اس تبدیلی سے جو محض برسر اقتدار پارٹی کا اندرونی معاملہ ہے اگر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہ آیا تو مصر کی حکومت میں کوئی خاص تبدیلیاں واقع نہیں ہونگی۔ اور جیسے بھی ہے جنرل نجیب نے جو فضا ملک میں قائم رکھی ہے وہی فضا قائم رہے گی۔ اور جیسی حکومت ان کے وقت میں تھی۔ اب بھی ویسی ہی رہیگی۔ اور اگر موجودہ فوجی کونسل کے علاوہ کوئی اور پارٹی بزور حکومت پر قبضہ کر لے۔ تو اس سے بھی عوام کی حالت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ جیسا کہ ہم شام میں پے بہ پے معاندانہ انقلابات کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک خبر کے مطابق وہاں ششکلی کی حکومت کا بھی تختہ الٹ چکا ہے۔ یہ شاید چوتھا فوجی انقلاب کا طوفان ہے۔ جو اس بدقسمت ملک میں آیا ہے

یہ کہنا کہ انقلاب بغیر کسی زیادہ مالی اور جانی نقصان سے نہایت امن سے برپا ہوا ہے اس ہول کی کو کم نہیں کر سکتا۔ جس کا لیے پے در پے انقلابات کی وجہ سے عوام کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور باتوں کو جانے دیجئے۔ غور فرمایئے کہ جبکہ مصر میں ایک پارٹی کے صرف اندرونی انقلاب کی وجہ سے ہنگامی حالات کا اعلان کرنا پڑا ہے۔ تو شام میں جو چند سالوں سے ہمارے عقلمندوں کی خود پرستیوں کی زد میں آیا ہوا ہے۔ وہاں ان چند سالوں میں عوام کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ بچہ کیا ایسے طوفانی دور میں کوئی سکیم ملکی اور قومی مفاد کی حامل ہو سکے چڑھ سکتی ہے؟ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ششکلی کی حکومت کا تختہ الٹ کر انقلاب لانے والے ملک کے لئے کیا نیا معجزہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ جس سے وہ تمام خرابیاں اور کمزوریاں رفع ہو جائیں گی۔ جن کی وجہ سے ایک برسر اقتدار پارٹی کو بزور شمشیر ہٹانا ضروری سمجھا گیا ہے۔ سوا اس کے کہ عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے وقت کچھ جانے والے پر الزامات اور کچھ آنے والوں کے وعدوں کے اعلان پر اعلان کئے جائیں گے

سوال تو ملک و قوم کے مفاد اور عوام کی بہبودی کا ہے بے شک بعض وقت ڈاکٹروں کو چیرنا پھاڑنا پڑتا ہے۔ اور بعض اعضا کو کاٹنا پڑتا ہے۔ تا کہ بیماری مریض کی کلی ہلاکت کا باعث نہ ہو۔ مگر ڈاکٹر یونہی اندھیرے میں نشتر اور قینچی آری نہیں چلایا کرتے۔ وہ بڑی سوچ بچار اور باہم مشوروں کے بعد ایسا کام کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے حفاظت کے سامان کر لیتے ہیں۔ کہ کہیں مریض اپریشن ہی میں جاں بحق نہ ہو جائے۔ مگر یہ فوجی انقلابات لانے والے بہت کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس حزم و احتیاط کو کام میں لاتے ہوں۔ جو ڈاکٹر کرتے ہیں۔ اور اکثر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کو تو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک نیم حکیم کی جگہ دوسرا نیم حکیم کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو عوام کی

بوسیدہ اور پرانی جکڑ بندیاں ختم کر کے نئی اور مضبوط تر جکڑ بندیاں عائد کر دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اسلامی ملک ترقی نہیں کرتے۔ جب ہر دم فضا طوفان زدہ اور زمین سیلاب آمیز ہے تو ترقیاں کوئی آسمان سے تو نازل نہیں ہونے کی۔ سچی بات یہ ہے کہ تمام اسلامی دنیا کی جمہوری ذہنیت ابھی جنسی حالت سے بھی آگے نہیں بڑھی اور ابھی اس پر پیدائش کا زمانہ بھی نہیں آیا۔ قومی ارتقا کے نسخہ میں پُرامن فضا اور آئین پسندی جزو اعظم کا حکم رکھتے ہیں۔ جو ہمارے اکثر اسلامی ممالک میں نایاب ہیں ؛

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ تا ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگی۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں ؛

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ضروری اعلان

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے ۱۹۰۰ء یا اس سے قبل عالم شعور میں بیعت کی تھی۔ وہ بطور حق نمائندہ مجلس مشاورت ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ان صحابہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام دفتر ہذا میں بتفصیل ذیل بھجوا دیں۔ تا کہ لسٹ مکمل ہو کر چیک کی جا سکے۔ اور دفتر ریکارڈ کرے۔ اور وقت پر احباب کو اطلاع دی جا سکے۔

نام — مکمل پتہ — کب بیعت کی — اس وقت عمر کیا تھی

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

خریداران مصباح سے

جن خریداروں کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ایک ماہ قبل مصباح میں شائع کئے جاتے ہیں۔ تا کہ جو صاحب چندہ براہ راست بھجوانا چاہیں بھجوا دیں۔ اور جو رسالہ بند کروانا چاہتے ہیں وہ بھی قبل از وقت اطلاع دے دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس قدر احتیاط کے باوجود بعض خریدار نہ تو پہلے بند کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور نہ ہی وی پی وصول کرتے ہیں۔ اس طرح ادارہ کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے براہ کرم آئندہ تمام خریداران یا چندہ بھجوا دیا کریں۔ یا وی پی وصول کر لیا کریں ؛

(مدیرہ مصباح)

نفیر

جس کی نوا سے مشرق و مغرب اثر پذیر
اے ہمصفیر! ہم کو ملی ہے وہی نفیر
آ! اس کو سوزِ دل سے ذرا بھر کے دیکھ لیں
اس کی نوا سے حشر بپا کر کے دیکھ لیں
نغمے بہائیں شہر و بیاباں میں گھوم کر
آئیں گے عرش پر سے فرشتے بھی جھوم کر

عبدالمنان ناہید

مومن کا ایک اہم فریضہ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

احکام اسلام کی دو قسمیں

اسلام کے تمام احکام دو حصوں میں تقسیم ہیں۔ ایک وہ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے متعلق ہیں۔ مثلاً اس کی عبادت کرنا اور دوسرے وہ جو مخلوق خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی لوگوں کی ہمدردی کرنا۔ ان دونوں قسموں سے کوئی حکم باہر نہیں۔ اور یہ دو پر ہیں۔ جن سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف پرواز کرتا ہے۔ یا دو پاؤں ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف چل کر جاتا ہے۔ مخلوق کی ہمدردی میں سے ایک اہم بات یہ ہے۔ کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ اسلام نے تمام انسانوں کے لئے فرض ٹھیرایا ہے۔ کہ ہر ایک آدمی دوسروں کو اچھی بات کا حکم دے۔ اور بری بات سے روکے اسلام نے اس پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کسی اور مسئلہ پر اتنا زور دیا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ والمومنون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ ط اولٰئک سیرحمھم اللہ۔ ان اللہ عزیز حکیم۔ (۹-۷۳) حقیقی مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہیں۔ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ ان پر ضرور رحم کرے گا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اس آیت میں مرد اور عورتوں کو حکم ہے۔ کہ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیں۔ غلطی سے متنبہ کریں۔ پھر اس بات کو اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ ایک جگہ قرآن شریف میں جہاں خدا تعالیٰ تمام انبیاءؑ کی تعریفیں کرتا ہے۔ وہاں حضرت اسماعیلؑ کے متعلق فرماتا ہے۔ وکان یامر اھلہٗ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ (۱۹-۵۶) یعنی وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب انبیاءؑ کے فضائل کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور ہر نبی کی خاص خصوصیات بیان کی جا رہی ہیں۔ تو اس جگہ ایک نبی کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ وہ اپنے اہل کو نماز روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اور گویا جو اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ نبی کا کام کرتا ہے۔

ایک جماعت تبلیغ کے لئے وقف ہو

پھر اسلام نے صرف یہی نہیں کہا۔ بلکہ حکم دیا ہے، کہ ایک جماعت تم میں سے ایسی ہو۔ کہ اس کا فرض ہی یہ ہو۔ کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور برائی سے روکے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔ (۳-۱۰۰) وہ ایسی جماعت ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اپنی زندگی وقف کر دے۔ اس کا یہ کام ضائع نہ جائیگا۔ بلکہ وہ کامیاب ہو جائے گی۔

دوسروں کو بدیوں سے روکنا اپنے آپ کو عذاب سے بچانا ہے

بدیوں سے روکنے کو خدا تعالیٰ نے صرف نیکی کے طور پر نہیں فرمایا۔ بلکہ ڈرایا بھی ہے کہ جو اس میں کمی کرے گا۔ اس کے لئے اس کے دوسرے اعمال بھی مفید نہ ہوں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصّۃ (۸-۲۵) اس فتنہ سے بچو جو صرف ظالموں کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ عام ہو گا۔ یعنی جو لوگ ان کو برائیوں سے نہیں روکیں گے۔ وہ بھی اس میں گرفتار ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن شریف میں ایک بستی کا ذکر فرماتا ہے۔ جو سمندر کے کنارے آباد تھی۔ اور اس میں رہنے والوں کا گذارہ مچھلیوں پر تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو سبت کے دن مچھلیوں کا شکار کرنے سے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ حیوانوں میں شعور ہوتا ہے۔ مچھلیاں یہ محسوس کر کے کہ ان کو اس دن کوئی نہیں پکڑے گا۔ کنارے کے قریب آ جاتی تھیں۔ یہودی شکار تو سبت والے دن نہ کرتے۔ لیکن اس دن بند لگا دیتے۔ اور مچھلیاں بند کی وجہ سے رک جاتیں۔ جنہیں دوسرے دن پکڑ لیتے۔ ایک جماعت نے ان کو اس سے منع کیا اور کہا۔ کہ تم خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ لیکن ایک ایسی جماعت بھی تھی۔ جس نے کہا۔ کہ ان کو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ہلاک ہی ہوں گے۔ لیکن جب عذاب آیا۔ تو نصیحت کرنے والے تو بچ گئے۔ اور باقی سب ہلاک ہو گئے۔

برائیوں سے نہ روکنے کی وجہ سے لعنت

پھر ایک جگہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرآئیل علیٰ لسان داؤد وعیسی ابن مریم۔ ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ کانو لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (مائدہ ع ۱۱) حضرت عیسٰی اور حضرت داؤد علیہما السلام نے بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور یہ لعنت بلا وجہ نہیں۔ بلکہ اس لئے تھی۔ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو بدی سے نہ روکتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ ایسا کام ہے۔ کہ جس کے نہ کرنے کی وجہ سے وہ لعنت کے مستحق ٹھیرے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خود بھی بدیوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بدیوں سے بچائیں۔

ایک مثال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی مثال ایک کشتی سے دی ہے۔ جس کے دو حصے ہوں۔ فرمایا۔ ایسی کشتی کے متعلق بیٹھنے والوں میں جھگڑا ہو گیا۔ کہ کون کس حصے میں بیٹھے۔ اس پر قرعہ ڈالا گیا۔ جس سے بعض کے حصہ میں کشتی کا نیچے کا حصہ آیا۔ اور بعض کے حصہ میں اوپر کا نیچے والے جب پانی لینے کے لئے اوپر جاتے تو اوپر والوں کو تکلیف ہوتی۔ وہ شکایت کرتے کہ تم اوپر کیوں پانی لینے آتے ہو۔ اس پر نیچے والوں نے پانی لینے کی خاطر نیچے سوراخ کرنا چاہا۔ اگر دوسرے ان کو سوراخ کرنے سے نہ روکیں۔ تو نتیجہ سب کی تباہی ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دوسرے کو بدی سے روکنے سے اپنا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی تم میں سے برائی کو دیکھے۔ تو اس کو ہاتھ سے مٹائے۔ اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو۔ تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی نہ روک سکے۔ تو دل میں برا سمجھے۔ اور یہ کمزور ایمان ہے۔

برائی سے روکنے کا طریق کیا ہو

مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ برائی سے روکنے کا طریق ایسا ہو۔ جو دوسروں کو برا نہ لگے چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ (۱۶-۱۲۶) یعنی حکمت سے خدا کے راستہ کی طرف بلاؤ۔ ناپسندیدہ طریق سے نہ بلاؤ۔ اگر یہ طریق اختیار نہ کیا جائے۔ تو اکثر اوقات وہ جس کو سمجھایا جائے ضد میں آ کر برائی میں اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہیں ایک ڈاکٹر مفضل دین بھیرہ کے مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ جموں ملنے گئے۔ ابھی مکان پر پہنچے ہی تھے۔ کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی نے ڈاکٹر صاحب کے ٹخنہ پر اپنی سوٹی لگا کر کہا۔ ٹخنوں کے نیچے پاجامہ رکھنا منع ہے۔ یہ بات ڈاکٹر صاحب کو بہت بری معلوم ہوئی۔ اور وہ ناراض ہو کر واپس چلے آئے۔ اس مثال سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ سمجھانے کے لئے نامناسب طریق کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔ پس دوسروں کو کسی ناجائز امر سے حکمت کے ساتھ روکنا چاہیئے۔

اپنی اصلاح

ہم دوسروں کو نیکیوں کا تب حکم دے سکتے ہیں۔ جب پہلے خود عمل کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اتامرون الناس بالبرّ وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب۔ کیا تم دوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔ اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ یعنی تم خود بھی عمل کرو۔ اور دوسروں کو بھی حکیمانہ طرز سے وعظ کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جہنم میں ایک شخص ہو گا۔ جس کی انتڑیاں نکلی ہوئی ہوں گی۔ اور وہ انہیں چکی کی طرح پیس رہا ہو گا۔ لوگ اسے کہیں گے۔ کہ تو تو ہمیں نیکی کا حکم دیتا تھا۔ اور بدیوں سے روکا کرتا تھا۔ یہ تیری کیا حالت ہے۔ وہ کہے گا۔ کہ تم کو تو میں نصیحت کرتا تھا۔ لیکن خود عمل نہ کرتا تھا۔ اس لئے یہ بدلہ ملا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دوسروں کو ہی نصیحت کرنا کافی نہیں۔ خود اپنے اعمال کی بھی اصلاح ضروری ہے۔

مال تجارت میں سے زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ یہ فرمایا۔ کہ تاجر کو چاہیئے۔ کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے۔ اور مناسب زکوٰۃ دے کر اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔

بعض خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ تجارت کے مال کا حساب اس طرح کیا جاتا ہے۔ کہ جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جاوے۔ اتنے روپے اتنے مہینوں میں ضرب دیکر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جاوے۔ اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو رقم نکلے۔ اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً

رقم		میعاد		حاصل ضرب
۲۵۰	×	۱۲	=	۳۰۰۰
۲۰	×	۱۰	=	۲۰۰
۵۰۰	×	۸	=	۴۰۰۰
		میزان	=	۷۲۰۰

تمام حاصل ضربوں کا حاصل جمع ۷۲۰۰ آیا ہے۔ اس کو بارہ پر تقسیم کیا۔ $\frac{۷۲۰۰}{۱۲} = ۶۰۰$ آئے۔ اب ۶۰۰ کا چالیسواں حصہ -/۱۵ روپے زکوٰۃ نکلی۔

پس احمدی تاجر احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ مزید معلومات کے لئے رسالہ مسائل زکوٰۃ دفتر بیت المال سے مفت طلب کیا جا سکتا ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کے لئے جو پروگرام تجویز فرمایا ہے۔ کیا آپ نے اس پر عمل شروع کر دیا ہے؟

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی)

ایک شریف علیگ

(۱) "اگر سرسید علماء کے شریک ہو جاتے۔ اور ان کے مقابلے میں ایک فریق کی حیثیت سے نہ آتے تو ہندوستان کے مسلمانوں میں تفریق نہ ہوتی۔

(۲) سرسید نے انگریزوں کی حکومت کے قیام میں اور ان کے تسلط کو مضبوط کرتے میں بڑی مدد دی۔ اسی لئے علی گڑھ سے ایسے لوگ نکلتے رہے۔ جو انگریزی حکومت کے کل پرزے تھے۔ اور انہوں نے انگریز حکومت سے لوگوں کو وابستہ ہونے کیلئے رضامند کیا۔

(۳) اسی انگریز پرستی کا نتیجہ ہے۔ کہ ایک علیگ قومی ریاست میں معزز مقام نہیں رکھتا۔ یہ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف آس لگائے بیٹھے ہیں دیکھتے ہیں تو دوسرے ہی ملک کی طرف۔"

(اخبار علی گڑھ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۳ء)

سرسید اور علی گڑھ پر یہ فرد جرم کسی پرانی اور علی گڑھ دشمن تحریر کا اقتباس نہیں۔ بلکہ یہ اقتباس اس تحریر کا ہے۔ جو خاص علی گڑھ یونین میں عین یوم سرسید کو ۲۸ نومبر کو خاص علیگیوں کے مجمع میں ارشاد فرمائی گئی۔ آپ روایت کا یقین آسانی سے کریں گے۔ خصوصاً جبکہ یہ بھی بتا دیا جائے۔ کہ تقریر کرنے والے صاحب یونیورسٹی کے ایک ملازم شعبۂ عربی کے صدر ڈاکٹر عبدالعلیم نامی تھے۔ تقریر کی یہ رپورٹ ۱۶ دسمبر کے پرچے میں نکلی تھی۔ اور یہ سطور تردید کے کافی انتظار یعنی آج پانچ ہفتے کے بعد تحریر کیا جا رہا ہے۔

لفظ "سپید جھوٹ" آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ عملی مثال شاید ہی اس تقریر سے بہتر ملے۔ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" بھی بارہا پڑھا ہوگا۔ مگر ایسی مجرمانہ "دلاوری یا ڈھٹائی" بھی کمیونزم کے اس دور سے قبل کمتر ہی دیکھنے میں آئی ہوگی۔

علماء سے سرسید بڑھ بڑھ کر لڑے اور انہوں نے تفریق امت کی بنا ڈالی۔ اسی کو کہتے ہیں۔ درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا۔ جب بے خبری یا جہل اس حد تک پہنچ جائے۔ تو کہنے والا شاید مرفوع القلم ٹھیرا دیا جاتا ہے۔

سرسید نے انگریزی حکومت کو مضبوط کیا۔ یہ اپنی جگہ بالکل صحیح ہے۔ اور وقت کے حالات کا مقتضا یہی تھا۔ سنہ ۱۸۵۷ء ۱۸۸۶ء کے واقعات کو سنہ ۱۹۵۴ء کے معیار سے جانچنا ستر سال کے بوڑھے کو دس سال کے بچے کی عینک سے دیکھنا ہے۔ پھر بھی جس علی گڑھ نے بے شمار سرکاری عہدیدار پیدا کئے۔ اسی نے دنیا کو حسرت موہانی اور محمد علی اور شوکت علی اور سید حسین اور راجہ مہندر پرتاپ اور فضل امین اور رفیع احمد قدوائی اور شفیق الرحمن قدوائی اور ڈاکٹر سید محمود اور ایسے ہی پچاسوں افراد بھی دیئے۔

تبلیغ اسلام انگریزوں کے زیر مقاصد کی یعنی یو پی کے صوبہ کے سب سے بڑے انگریز حاکم کی کتاب کے جواب میں انگریزی ہی میں خطبات احمدیہ چھپوائی۔ ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے جواب میں اسباب بغاوت ہند لکھی۔ اور انگریزی ہی میں چھپوائی۔ جواب پر جواب مسیحی معترضین کو دیئے۔ یہاں تک کہ زندگی کا آخری مضمون بھی ایک بدزبان مسیحی ہی کے جواب میں رہا؟

رہا آخر میں یہ جرم کہ "مسلمان دوسرے ملکوں" کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو یہ جرم اس ترمیم شدہ صورت میں تو انہی کو تسلیم کر ہی لینا چاہیئے۔ کہ وہ اور جس ملک کی طرف بھی دیکھ رہے ہوں۔ بہرحال روس کی طرف نہیں دیکھتے۔

نگاہیں منتظر ہیں کہ اس تقریر "دل پذیر" پر وائس چانسلر بہادر اور یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کیا کارروائی کرتی ہے؟

جنوری کے دوسرے ہفتے میں لندن سے ایک مختصر خبر موصول ہوئی۔ کہ لارڈ سائمن ۸۱ سال کے سن میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کون لارڈ سائمن؟ ہوں گے برطانیہ کے کوئی امیر۔ ایسے امیر و نواب وہاں بہت سے ہیں۔

اب کیا بتایا جائے۔ کہ یہ سر جان سائمن (جو بعد کو لارڈ ہوئے) کون تھے؟ اور ہندوستان سے ان کا کیا تعلق رہ چکا ہے؟ جنہوں نے وہ زمانہ دیکھا ہی نہیں۔ انہیں کس طرح بتایا اور سمجھایا جائے اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی بیرسٹر اور نامور ماہر قانون تھے۔ لبرل پارٹی کے لیڈروں میں سے تھے۔ اونچے سے اونچے قانونی عہدوں پر رہے۔ اور کوئی اہم اور معرکے کا مقدمہ مشکل ہی سے ایسا ہوگا۔ جس میں یہ کسی نہ کسی فریق کی طرف سے موجود نہ ہوں۔

۱۹۲۷ء کا آخر تھا۔ کہ برطانیہ نے ہندوستان کے معاملات اور مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن انہیں سائمن صاحب کی صدارت میں مقرر کیا۔ جس میں ایک بھی ممبر ہندوستانی نہ تھا۔ سب کے سب صاحب لوگ تھے۔

اس کھلی ہوئی دراز دستی پر ہندوستان کے معتدل طبقہ (لبرل پارٹی) والے تک چیخ اٹھے۔ اور کمیشن کے مقاطعے پر مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کے سوا نرم و گرم ساری پارٹیاں متحد ہو گئیں۔ اور صورت یہ ہو گئی۔ کہ کمیشن جہاں بھی اپنی شان و شوکت کے ساتھ پہنچا۔ استقبال سیاہ جھنڈیوں اور سائمن گو بیک (سائمن واپس جاؤ) کے نعروں سے ہونے لگا۔

۱۹۲۸ء میں یہ نعرہ بوڑھوں۔ جوانوں۔ بچوں سب کی زبان پر چڑھ گیا۔ اور جگہ جگہ سائمن صاحب کے پتلے بنا بنا کر پھونکے جانے لگے۔ غرض خلقت کو ایک نیا سوانگ ہاتھ آ گیا۔

سرکار بھی تشدد اور پکڑ دھکڑ پر اتر آئی۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ دہلی۔ لاہور اور خدا جانے کہاں کہاں لاٹھی چارج ہوئے۔ اور کیسے بڑے بڑے لیڈر لالہ لاجپت رائے اور جواہر لال اور گووند بلبھ پنڈت وغیرہ ان سرکاری لاٹھیوں کے شکار رہے۔

مولانا محمد علی نے دہلی اور لکھنؤ دونوں جگہ اپنی بے مثال قیادت کا ثبوت دیا۔ اور ہندو مسلم مشترک قیادت کی یہ آخری مثال مولانا کی زندگی میں تھی۔

کہیں اس وقت سر جان سائمن کو موت آئی ہوتی۔ تو سارا ہندوستان شور سے گونج گیا ہوتا۔ آج جس اخبار نے بہت کیا۔ تو اتنا کیا۔ کہ ایک نوٹ یا لیڈریٹ لکھ دیا۔ اور بعض نے تو اتنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی۔ شہرت و ناموری کو کتنی دیر گمنامی و بے نشانی میں تبدیل ہونے میں لگتی ہے۔

سود در سود کفر

ستمبر ۱۹۱۷ء تھا۔ کہ میں حیدر آباد دکن سر راس مسعود ناظم شعبہ تعلیمات کی طلب پر سررشتہ تالیف و ترجمہ (جامعہ عثمانیہ) کے ایک رکن کی حیثیت سے پہنچا۔ میری کتاب "فلسفۂ اجتماع" کے نام سے دو تین سال قبل شائع ہو چکی تھی۔ جو درحقیقت فرنچ فلسفی لیبان کی کتاب The Crowd سے ماخوذ ہوئی تھی۔ بکثرت حذف و اضافہ کے ساتھ کتاب مذہبی اعتبار سے واقعی لغو اور سخت قابل گرفت تھی۔ اور میں ذاتی طور پر عقلیت (ریشنلزم) اور لا ادریت (اگناسٹی سزم) کے اثر سے الحاد کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ میرے حیدر آباد پہنچنے کے چند ہی روز بعد ۱۸ء میں کتاب پر شدید لے دے شروع ہوئی۔ (اسباب محرکات کی تفصیل یہاں بالکل غیر ضروری بلکہ غیر متعلق ہوگی) خدا بخشے مولوی اکبر علی مرحوم ایڈیٹر روزنامہ "صحیفہ" کو انہیں اس باب میں خاص غلو ہوا۔ انہوں نے ۲۵۰ صفحہ کی کتاب سے ۱۷ عبارتیں چھانٹ کر ان کی بنا پر ایک استفسار مرتب کیا۔ اور اسے ملک بھر میں پھیلا دیا۔ بس اب کیا تھا۔ گویا سارے ہندوستان کے علماء کرام و فضلاء عظام اسی دن کا انتظار کر رہے تھے۔ اور تکفیر پر تلے بیٹھے تھے۔ شمال و جنوب دہلی و بریلی۔ حیدر آباد و مدراس سب کہیں سے کفر کے فتویٰ کی بارش ہونے لگی۔ کفر کا لفظ خوب یاد رکھیئے۔ محض غلطی اور شدید غلطی کا بھی ان حضرات مقدسین کے ہاں کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور کفر سے نیچے کوئی بات ہی نہیں ہوتی۔

یہاں تک کہ بریلی کے مشہور و معروف اور اب مرحوم اعلیٰ حضرت و امام اہل سنت کا فتویٰ جس دن نکلا ہے۔ "صحیفہ" نے گلابی کاغذ پر دگنی ضخامت کے ساتھ اپنا خصوصی ایڈیشن شائع کیا۔ فتویٰ کا مقفیٰ عنوان تھا "الکلل قہر الواحد لتکفیر عبد الماجد" پرچہ شروع سے آخر تک اس فتویٰ سے بھرا ہوا تھا۔ مفتی علام نے کفر ہی پر اکتفا نہیں کی تھی۔ بلکہ علم الاعداد سے ایک نیا اور اچھوتا کام لے کر کفر کے درجے یا ڈگریاں بھی متعین کر دی تھیں۔ ۱۷ عبارتوں میں سے ہر عبارت پر (آیات قرآنی کے ہم عدد) چھ ہزار اور کئی سو درجہ کفر عائد کیا تھا۔ اور اسی کو ہر منبر پر سود در سود کی طرح اضعافاً مضاعفاً کرتے چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ آخری میزان (آپ سنیئے مسکرایئے نہیں۔ سنجیدگی کے ساتھ سنیئے) ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ اور کچھ ہزار اور کچھ سو کے درجہ کفر تک پہنچا دی تھی — گویا ان ۱۷ عبارتوں کے ہر فقرہ پر نہیں۔ ہر لفظ پر بھی نہیں۔ ہر حرف پر کئی سو بلکہ کئی ہزار درجہ کا کفر عائد ہو رہا تھا۔

مولوی صاحبان کے حلقہ میں جیسے ایک دھوم مچ گئی۔ اور عقیدت مند حضرات اس گستاخانہ تشبیہ کو معاف فرمائیں۔ بالکل یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ جیسے بھوکے شکاری جانور شکار پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور اب کیا بتایا جائے۔ کہ کس کس نے اور کیا کیا لکھ ڈالا — رد عمل کے طور پر ادھر سے بھی بعض دوستوں کے قلم کو جنبش ہوئی۔ ایک نیا استفتاء مرتب ہوا۔ جس میں مضمون کتاب کا خلاصہ ایک بالکل ہی دوسرے رنگ میں پیش کیا گیا۔ فرنگی محل اور ندوہ کے متعدد اہل فضل و اہل افتاء نے مصنف کی تکفیر سے انکار کیا۔ اور فرنگی محل کے مشہور عالم مولانا عبدالباری کی ایک تحریر لکھنؤ کے مشہور روزنامہ "ہمدم" میں بڑے آب و تاب سے شائع ہوئی۔ عنوان تھا۔ میں مولوی عبدالماجد کے کفر کا قائل نہیں۔ اور یاد رہے پھر مولانا ظفر علی خان صاحب کہ وہ بھی اس وقت نہ صرف حیدر آباد میں تھے۔ بلکہ عین اسی سررشتہ میں تھے۔ بریلوی امام اہل سنت کا فتویٰ دیکھ کر ایک آدھ شعر ان کی شان میں برجستہ ایسے کہہ دیا۔ جو کسی طرح قابل طبع و اشاعت نہیں۔ مولانا عبدالحلیم شرر جو ناول نویس اور مورخ ہونے کے ساتھ ساتھ پورے عالم بھی تھے۔ اور مولانا عبد اللہ عمادی بھی اس نوغائے تکفیر پر سخت دق تھے۔ اور یہ پوری طرح ہمدرد دونوں حیدر آباد ہی میں تھے (باقی) (صدق جدید)

دعائے مغفرت:۔ میری والدہ محترمہ ۲۰ فروری کو اپنے گاؤں ہجکہ (جہلم) میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار راجہ غلام حیدر کراچی)

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے

چندہ دینا صدقہ جاریہ ہے

مسجد کو روحانی و تنظیمی لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا اور اہم مقام حاصل ہے بیرونی ممالک میں جس جس جگہ ہماری مساجد قائم ہو چکی ہیں۔ وہاں جماعتیں بفضلہ تعالیٰ سرعت کے ساتھ پھیلتی نظر آ رہی ہیں۔ لیکن بعض ممالک مثلاً سپین، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں ابھی تک ہمارے مبلغین اجتماعات کے لئے کرایہ وغیرہ پر جگہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سردست فوری طور پر امریکہ، سپین، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد کے قیام کی سکیم ہے۔ امریکہ میں جیسا کہ احباب کو علم ہے نہایت موزوں ... مکان خرید ا جا چکا ہے۔ اور اب اسے مسجد کی شکل دی جائے گی۔ ہالینڈ میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ اور جلد انشاء اللہ جلد عمارت شروع ہونے والی ہے۔ ان مساجد کی تعمیر کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت سہل اور آسان سکیم مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر اعلان فرمائی تھی جس پر ہر دوست بغیر کسی بوجھ کے برداشت کرنے کے عمل کر سکتا ہے۔ احباب اس کے مطابق رقوم باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ تو نہ صرف پرانے قرضے اتارے جا سکتے ہیں۔ بلکہ نئی مساجد کی تعمیر بھی جلد شروع ہو سکتی ہے۔ جماعت کی مالی حالت کے پیش نظر اس مد میں کم از کم آٹھ ہزار روپے کی ماہوار آمدنی ہونی چاہیئے جبکہ اس وقت دو ہزار روپے ماہوار ہے۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کا منشا ہے کہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں میں الگ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ تا وہ دوستوں سے حسب شرح رقوم وصول کرتے رہیں۔ ذیل میں دوستوں کی دوبارہ یاددہانی کے لئے ان مطالبات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو اس سکیم میں ہر طبقہ سے حضور نے تجویز فرمائے۔ جملہ عہدیداران کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کے مطابق ہر دوست سے ہر ماہ چندہ وصول کرتے رہیں۔ نیز دوستوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کے موقعہ پر مختلف خوشی کی تقاریب پر فصل کی آمد ٹھیکہ کی منافع سے حسب شرح رقوم خود بجائے سیکرٹری یا مال کے حوالے کر دیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی کو ان کے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنا دے۔

(۱) ملازمین احباب کرام کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب وہ دوست پہلی دفعہ ملازم ہوں۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے۔ اور جس کے پاس دس ایکڑ سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے احباب ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے بڑے تاجر ان مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کمپنیوں والے اور کارخانہ دار وغیرہ وغیرہ ہر سال کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔ چھوٹے تاجر ان ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری، لوہار، مزدور دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء، ڈاکٹر، پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کر لیں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا ۵ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) ٹھیکیدار صاحبان اس سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافعہ ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر، بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

(وکیل المال ربوہ)

احباب ریویو آف ریلیجنز کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تعلق تکمیل شریعت کے ساتھ تھا۔ اسی طرح .... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق تکمیل شریعت کی اشاعت سے ہے۔ چنانچہ اشاعت دین کے اس پروگرام کو مکمل کرنے کے لئے جس کا ذکر حضور علیہ السلام نے تفصیلاً "دس آخر آف اسلام" میں فرمایا ہے۔ حضور نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور اردو زبان میں جاری فرمایا۔ یہ رسالہ ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا۔ اور تقسیم ملک کے قیامت خیز ہنگامہ تک جاری رہا۔ اب پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی خاص توجہ سے قریباً چار سال کی تعویق کے بعد یہ رسالہ انگریزی میں جاری کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسے کے برابر ہوگا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر اس رسالہ کی اشاعت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔" "سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دل میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق بخشے۔" آمین

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

اس رسالہ کی اشاعت کے لئے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس درد بھری اپیل پر نصف صدی گذر چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ حضور کی اس خواہش کو ہم پچاس سال کے طویل عرصہ میں بھی پورا نہیں کر سکے۔ حضور علیہ السلام نے آج سے پچاس سال قبل جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ ریویو کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آج جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اس وقت کی نسبت کئی گنا زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ جماعت کی ذمہ داری اس رسالے کے بارے میں کس قدر بڑھ چکی ہے۔ اس لئے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشائے مبارک کو پورا کرتے ہوئے اپنا دست اعانت بڑھائیں۔ اور (۱) خود اس کی خریداری قبول فرمائیں (۲) غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں میں اس کے خریدار پیدا کرنے کی سعی فرمائیں (۳) دنیا کے مختلف ملکوں کی لائبریریوں اور سوسائٹیوں، اور دنیا کی بڑی بڑی مذہبی شخصیتوں خاص طور پر مستشرقین یورپ و امریکہ کو رسالہ مفت بھجوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں (۴) احباب رسالے باہر بھجوانے کے لئے عطیہ جات ارسال فرمائیں۔ کیونکہ اگر مخلصین نے ان کی خریداری کو قبول نہ کیا اور اس کی اعانت نہ فرمائی۔ تو پھر وہ کون لوگ ہوں گے۔ جو اس کام کے لئے آگے بڑھیں گے۔ اور عدم توجہی کے باعث اگر یہ رسالہ خدانخواستہ بند ہو گیا۔ تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس علمی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے احباب مندرجہ بالا باتوں کو پیش نظر رکھ کر فوری توجہ فرمائیں۔ اندرون ملک کے لئے رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے۔ اور باہر بھجوانے کے لئے بھی اسی قدر امداد فی رسالہ مطلوب ہے۔ (خاکسار ڈائریکٹر التعلیم تحریک جدید ربوہ)

تبصرہ

تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

یہ ٹریکٹ بھی اس بیان پر مشتمل ہے۔ جو گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور شہادت فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں دیا ہے۔ رسالہ ۴۰ صفحات کا ہے۔ اور سرورق خوبصورت بلاک میں چھاپا گیا ہے۔ دوسرے صفحہ پر حضور کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

قیمت فی نسخہ ۳ روپے۔ فی سینکڑہ ۸/۱۲ اور فی ہزار سو روپیہ

ملنے کا پتہ: ادارہ التقلید اردو بازار لاہور۔ ۲۱۵ ملکانی محل فریئر روڈ پوسٹ بکس کراچی

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

احمدی ڈاکٹر و حکماء صاحبان کی توجہ کیلئے

جملہ احمدی ڈاکٹر و اطباء صاحبان مجھے اپنے مفصل پتوں سے اطلاع دیں۔ نیز اس امر کی بھی وضاحت کریں کہ آیا وہ سرکاری ملازم ہیں۔ یا نجی طور پر اپنا کام کر رہے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پتہ مطلوب ہے قاضی محمد رضوان صاحب ولد قاضی محمد اکرم صاحب موصی ۹۱۱۵ جن کی سابقہ سکونت گلیانہ ضلع راولپنڈی ہے۔ بعد میں ڈاکخانہ سانگھڑ ضلع نواب شاہ سندھ چلے گئے تھے۔ ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع نہیں جس دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عوام کے مذہبی ضمیر کے نام نہاد محافظوں نے اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے ایجی ٹیشن کو ہوا دی تھی

جماعت احمدیہ کے عقائد وہی کچھ ہیں جو حقیقی اسلام ہے جماعت کا ایک بڑا مقصد عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دینا ہے

تحقیقاتی عدالت میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل شیخ بشیر احمد کی بحث!!

لاہور ۲۴ فروری۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل شیخ بشیر احمد نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں اپنی بحث جاری رکھتے ہوئے آج کہا کہ وہ لوگ جو عوام کے مذہبی ضمیر کے نام نہاد محافظ بنے ہوئے ہیں وہی مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں نفرت پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔ آپ نے کہا مجھے پوری طرح یقین ہے کہ عوام کو ان افسوسناک واقعات کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جو انجام کار لاہور مارشل لاء کے نفاذ کا باعث ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے وکیل نے کہا کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو عوام کے مذہبی شعور کا نام نہاد محافظ قرار دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے ایجی ٹیشن کو ہوا دی جس کی وجہ سے جانی و مالی نقصان ہوا۔

انہوں نے کہا کہ احمدیوں پر الزام لگانا دراصل اپنے مجرمانہ گناہوں کو معقول بنا کر پیش کرنے کی کوشش کے مترادف ہے۔

وکیل نے کہا کہ "الفضل" کوئی خبروں کا پرچہ (نیوز پیپر) نہیں ہے۔ بلکہ وہ مخصوص نظریات کا ترجمان ہے (ویوز پیپر) جو احمدیوں کی ضروریات پوری کرتا ہے اور اس کے ۹۹ فی صدی پڑھنے والے احمدی ہوتے ہیں۔ کیونکہ "الفضل" ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے احمدی استفادہ کی خاطر اپنے جماعتی نظریات سے متعلق امور پر بحث کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا "الفضل" میں شائع ہونے والے مواد کے خلاف کوئی شکایت احمدیوں کو اپنے ان مخصوص نظریات کے حق سے محروم کرنے کے مترادف ہے جنہیں وہ اپنے جماعتی اعتقاد کے مطابق حقیقی اسلام سمجھتے ہیں۔

مسٹر بشیر احمد نے کہا الفضل میں شائع ہونے والے مواد پر اعتراض کرنا اس لئے حق بجانب نہیں ہے کہ عرصہ دراز تک ملک کے طول و عرض میں احمدیوں کے عقائد کو غلط رنگ میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اور ان کے خلاف جارحانہ قسم کے پراپیگنڈے کی مہم جاری رہی ہے۔

وکیل نے تسلیم کیا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی تمام تر دلچسپی اس امر میں مرکوز ہے کہ وہ تمام دنیا کو اپنے مذہبی نظریات کا قائل کرلے انہوں نے کہا اس مقصد کا حصول اگر روحانی فتح کے سوا کچھ اور نہ ہو تو یہ بات قطعاً قابل اعتراض نہیں ہے۔

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ احمدیوں کے عقائد حقیقی اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ اور قرآن مجید ہر مسلمان کے لئے یہ فرض قرار دیتا ہے کہ وہ اس حق و صداقت کا مشعل بردار بنے۔ جس کی تبلیغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی اور اسے دنیا میں پھیلایا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا بڑا مقصد عیسائیوں کو اسلام سے مشرف کرنا ہے۔

کوئٹہ کے خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے جس کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے احمدیوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ بلوچستان کے باشندوں کو اپنا ہم خیال بنائیں اور اس صوبے کو جماعتی Base کی حیثیت دیں۔ وکیل نے کہا کہ اسلام میں جماعت کا انحصار افراد کی رضامندی پر ہے۔ انہوں نے کہا مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ خواہش ہے کہ وہ ساری دنیا کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے اپنا ہم خیال بنالے۔ (ختم شد)

پنجاب کے بجٹ میں ۶۲ لاکھ روپے کا خسارہ!

تعلیم پر ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ خرچ کیا جائیگا۔ مرکز پنجاب کو تقریباً ۴ کروڑ روپیہ دیگا

لاہور ۲۶ فروری۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے جو صوبہ کے وزیر خزانہ بھی ہیں۔ آج پنجاب اسمبلی میں خسارہ کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کے تخمینوں کے مطابق آئندہ سال حکومت کو ۳۲ کروڑ ۲ ۹ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی اور اخراجات ۴۲ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے ہونگے ۶۲۰ لاکھ کا یہ خسارہ بوریوالہ ٹیکسٹائل مل اور سڑکوں کے ہر قسم کے ٹریفک پر ساڑھے ۶ فی صد کا ٹیکس لگانے سے نہ صرف پورا ہو جائیگا۔ بلکہ اس سے بچت بھی ہوگی۔ پنجاب کے آئندہ بجٹ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں :-

۱۔ سارے صوبہ میں بجلی پر ایک آنہ فی یونٹ کا جو سرچارج لگا ہوا تھا اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ ۲۔ ضلع لائلپور کی تحصیل جڑانوالہ میں سیم زدہ زمینوں کا لگان معاف کر دیا گیا ہے۔ یہ لگان ۳ لاکھ ۷۰ روپے ہوگا۔ ۳۔ حکومت پنجاب کے چپڑاسیوں کی تنخواہوں کے اسکیل کو مرکزی حکومت کے چپڑاسیوں کی تنخواہوں کے اسکیل کے برابر کر دیا گیا ہے۔ ۴۔ ان سرکاری ملازمین کے خاندانوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو پنشن کا حقدار ہونے سے قبل ہی انتقال کر جاتے ہیں۔ ۵۔ زرعی انکم ٹیکس کی زیادہ سے زیادہ حد میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۱۹۵۳ء میں اس میں تخفیف کر دی گئی تھی۔ اس تخفیف سے پہلے جو زرعی انکم ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اسے بحال کر دیا گیا ہے۔ ۶۔ آئندہ سال سال پر تعلیم کے محکمہ پر تمام محکموں سے زیادہ خرچ ہوگا اس کے لئے چار کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

۷۔ ۱۹۴۷-۴۸ء میں تعلیم کے لئے ۲ کروڑ ۴۲ لاکھ اور تقسیم کے وقت جب پنجاب میں ۲۹ اضلاع تھے تعلیم کے لئے ۳ کروڑ ۱۵ لاکھ کا رکھا گیا تھا۔ اس سال صوبے میں تین سو نئے پرائمری اسکول کھولے جا رہے ہیں۔ عام طور پر تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے سنہ ۱۹۴۷-۴۸ء میں کالجوں کی تعداد اٹھارہ تھی۔ مگر اب ۷۶ تک پہنچ گئی ہے۔ ۸۔ منصوبہ بندی اور ترقی کے کام میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے اعداد و شمار کا ادارہ قائم کرنے کی تجویز بھی بجٹ میں کی گئی ہے۔ ۹۔ مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو جموں و کشمیر کے مہاجرین کی عارضی آبادکاری شہری دفاع۔ غذائی منصوبوں اور سڑکوں کی تعمیر کے اخراجات کے معاوضے کے طور پر ۳ کروڑ ۷۸ لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ترکی اور پاکستان کا معاہدہ

قاہرہ ۲۴ فروری۔ مسٹر صالح الشمادی ہفتہ وار "الدعوۃ" کے مدیر نے "ذمہ دار کون ہے" کے عنوان سے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ عربوں کے مفاد کی حمایت کی ہے۔ جو نہ صرف جذبات پر بلکہ اس کی پالیسی پر مبنی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ میں بھی پاکستان نے عربوں کے ہر معاملہ کی حمایت کی ہے کیونکہ پاکستان کے تصور کی بنیاد ہی اسلامی اصولوں اور برادران اسلام سے تعاون پر رکھی گئی تھی۔

مدیر موصوف نے پاکستان کی ان کوششوں کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد جو اس نے اسلامی ممالک کے اتحاد کے لئے کی ہیں لکھا ہے کہ "مجھے افسوس ہے کہ عرب ممالک کے عدم تعاون کی وجہ سے اسے کامیابی نہیں ہوئی پاکستانیوں نے ہمیشہ ہماری حمایت کی ہے لیکن ہم نے کشمیر کے معاملہ میں کبھی ان کا ساتھ نہیں دیا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے پاکستانیوں کے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کو مجبوراً دوسرے حلقوں کی طرف دیکھنا پڑا۔

مقالہ کے آخر میں مسٹر صالح الشمادی نے مصر اور عرب ممالک سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اختلافات ختم کرکے پاکستان اور ایران کے ساتھ اسلامی بلاک بنانے کی کوشش کریں۔

حاجیوں کو سعودی عرب پہنچانے کے لئے امریکہ سے فوجی جہاز مانگنے کی تجویز

کراچی ۲۷ فروری۔ حاجیوں کو اس سال زیادہ تعداد میں سعودی عرب لے جانے کے لئے امریکہ سے فوجی جہاز مانگنے کی تجویز سنٹرل حج پلگرمس لیگ کے صدر حاجی وجیہ الدین نے پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جہازوں کی قلت کے باعث پاکستان کو حاجیوں کی تعداد محدود رکھنی پڑتی ہے۔ وزیر اعظم کو چاہیئے کہ وہ اس پابندی کو ہٹانے کے لئے امریکہ سے جہاز مانگیں۔

برطانیہ سے سمجھوتہ کیلئے ناصر کی پیشکش

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ آج سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ مصر کے نئے وزیر اعظم کرنل ناصر نے چند روز پہلے برطانیہ کو غیر سرکاری طور پر پیشکش کی تھی کہ وہ مصر سے اپنے تمام جھگڑے نپٹانے کی بات چیت شروع کر دے۔ ناصر کی تجویز تھی کہ سویز سے برطانوی فوج ہٹائی جائے۔ لیکن اگر کبھی ترکی یا اس علاقہ کے کسی دوسرے ملک پر حملہ ہو تو برطانی فوج کو سویز واپس آنے کی آزادی حاصل ہوگی۔

آئندہ مہینے کراچی میں فوجی امداد کے معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے!

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ امریکی افسروں نے انکشاف کیا ہے کہ آئندہ دو یا تین ہفتوں میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوجی امداد کے معاہدہ پر کراچی میں دستخط ہو جائیں گے۔ اس کے بعد امریکہ کا ایک فوجی مشن پاکستان آئیگا خیال کیا جاتا ہے کہ مارچ کے اختتام سے قبل ہی امریکہ کا فوجی مشن پاکستان پہنچ جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ فوجی امداد کے اس معاہدہ کے تحت امریکی فوجی افسروں کو اس کا حق ہوگا کہ وہ امریکی اسلحہ کے استعمال اور اسلحہ کی تقسیم کا معائنہ کر سکیں۔

تحائف کی درآمد کی اجازت دینے کا فیصلہ

لاہور ۲۷ فروری۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ غیر ممالک سے تحائف کی درآمد کی اجازت دیدی جائے۔ بشرطیکہ ان تحائف کی قیمت ایک سال میں ایک سو پچاس روپے سے زیادہ نہ ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون نے مرکزی حکومت سے وضاحت طلب کی تھی۔ اور اب انہیں مرکزی وزیر تجارت نے اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔

قیوم خان کی مصر کے وزیر خارجہ سے ملاقات

قاہرہ ۲۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر صنعت اور خوراک و زراعت آج صبح خرطوم جاتے ہوئے قاہرہ پہنچے۔ آپ سوڈانی پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر پاکستان کی نمائندگی کریں گے خان عبدالقیوم خان نے دفتر خارجہ میں مصر کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ان کے ہمراہ پاکستانی مہتمم امور بھی تھے۔ تقریباً ۵۴ منٹ تک وزیر خارجہ مصر سے پاکستان و مصر کے باہمی مفاد پر گفتگو کی انہوں نے یقین دلایا کہ پاکستان عربوں کی ہر وقت تائید کریگا۔

تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان۔ اردو انگریزی۔ سندھی اور گجراتی میں۔ احمدیہ کتابستان سالہ وڈ حیدرآباد سندھ

فسادات کی سب سے زیادہ ذمہ دار جماعت اسلامی ہے

وہ چاہتی تھی کہ عوام مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں

جماعت اسلامی کا نصب العین سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنا ہے

تحقیقاتی عدالت میں مسٹر دولتانہ کے وکیل یعقوب علی خان کی بحث!

لاہور ۲۵ فروری: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں آج ذمہ داری کے سوال پر مسٹر دولتانہ کی جانب سے دلائل کا جواب دیتے ہوئے ان کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ یہ دلیل درست نہیں ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے سے پاکستان اقوام متحدہ کی نظروں میں گر جائے گا۔ جس نے حقوق انسانی کا منشور منظور کیا ہے۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ اقوام متحدہ امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں کی گھر کی لونڈی ہے۔ اور جب امریکہ کے مفاد کا سوال آتا ہے تو وہ اس کی تمام بلند آہنگ قراردادوں کو حقارت کے ساتھ نظر انداز کر دیتا ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ انہی قراردادوں کے باوجود مغربی طاقتوں نے جو متمدن ہونے کی دعویدار ہیں۔ نیپام بم اور ایٹمی بموں جیسے ظالمانہ ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ کوریا۔ ایران۔ ملایا۔ جنوبی افریقہ۔ کینیا اور دوسرے نوآبادیاتی ممالک کے واقعات ان عالی شان قراردادوں کی تکذیب کرتے ہیں جن کی اقوام متحدہ دعویدار ہیں۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ یہاں یہ ایک مذہبی سوال ہے لیکن جنوبی افریقہ میں نسلی علیحدگی کی پالیسی محض رنگ کے اختلاف پر مبنی ہے۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ افغانستان میں احمدیوں کو سنگسار کر دیا گیا تھا۔ پھر بھی وہ اقوام متحدہ کا رکن ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں اس بات کی طرف ہرگز اشارہ نہیں کر رہا ہوں کہ پاکستان کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے بلکہ میرا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ پاکستان اگر احمدیوں کو اقلیت قرار دیدے تو اقوام متحدہ کس منہ سے پاکستان پر نکتہ چینی کرتی

انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ کو اس سے دلچسپی نہیں کہ احمدی اقلیت قرار دیئے جاتے ہیں یا نہیں بلکہ اس کو صرف سویٹ یونین کے چاروں طرف اڈے قائم کرنے سے دلچسپی ہے۔ اور وہ اس وقت تک خاموش رہتا ہے۔ جب تک اس کے اپنے مفاد کو نقصان نہیں پہنچتا۔

انہوں نے کہا۔ کہ احمدیوں کی یہ شکایتیں مبہم ہیں۔ کہ حکومت نے تحریک روکنے کے لئے دفعات ۱۵۳ (الف) اور ۲۹۵ (الف) استعمال نہیں کی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ربوہ کے وکیل نے اپنا یہ الزام ثابت نہیں کیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کا ۲۰ جولائی ۵۲ء کا فیصلہ صورت حال کو خراب کرنے کا ذمہ دار تھا۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ فسادات کے خاص اسباب میں احمدی بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان کی مطبوعات اور ان کی تبلیغ کا انداز عام مسلمانوں کے لئے دل آزار تھا۔ اس نے صورت حال کو قابو میں کرنے کا کام حکومت کے لئے اور بھی مشکل کر دیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس بات کی ممانعت کر دینی چاہیئے کہ احمدی پاکستان کے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنائیں اور ان کی ایسی مطبوعات کی اشاعت کی اجازت نہ دی جائے۔ جس سے عام مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

جماعت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا معاملہ سب سے زیادہ غیر منطقی ہے انہوں نے کہا۔ کہ جماعت اسلامی تحریک کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتی تھی۔

اُنہوں نے کہا۔ کہ جماعت کا نصب العین سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنا تھا۔ اور وہ چاہتی تھی کہ عوام مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔ اس کے لئے علماء اور شخصیات بالکل کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنا اعلیٰ مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی۔

اُنہوں نے کہا۔ کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ جماعت اب یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ اسے فسادات سے وابستہ کیا جائے۔ اور نہ اس نے تحریک سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہی تھی۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ جماعت نے بڑی حکمت سے کام لے کر علماء کو اس حد تک آگے بڑھا دیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں۔ اور جب فسادات پھوٹ پڑے۔ تو اس نے علماء اور حکومت دونوں کو بدنام کر دیا۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ مولانا مودودی ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کے جلسے میں موجود تھے۔ جب ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا مولانا نے ڈائرکٹ ایکشن کے خلاف ووٹ نہیں دیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا سوال ہے۔ جماعت اسلامی اس کی مخالف نہیں تھی۔ لیکن اب وہ یہ کہہ رہی ہے۔ کہ وہ ڈائرکٹ ایکشن کی نوعیت سے متفق نہیں تھی۔

مسٹر یعقوب علی خان نے کہا۔ کہ مولانا مودودی نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ تحریک کی وجہ سے فسادات ہوں گے۔ اور اُنہوں نے کہا تھا۔ کہ وہ ہندو مسلم فسادات سے بھی زیادہ سنگین ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے ہر پارٹی کے مقابلے میں جماعت اسلامی کی ذمہ داری زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ جماعت اسلامی اب تحریک ڈائرکٹ ایکشن سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن فسادات شروع ہونے سے پہلے اس نے اس کا کبھی اعلان نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو گورنمنٹ ہاؤس کے جلسے میں بھی جب لوگ اپنے جان و مال سے محروم ہو رہے تھے۔ مولانا مودودی امن کی اپیل پر دستخط کرنے کے لئے راضی نہیں تھے۔

مجلس عمل اور احرار کے سلسلے میں مسٹر یعقوب علی خان نے کہا کہ مسٹر دولتانہ پر الزام ہے۔ کہ ان کی حصول اقتدار کی سیاست کی وجہ سے مطالبات کو نقصان پہنچا۔ لیکن ان میں سے کسی نے اس بات کی تشریح نہیں کی۔ کہ حصول اقتدار کی سیاست سے ان کا کیا مطلب تھا۔

انہوں نے کہا کہ یہ کسی نے نہیں کہا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین مطالبات منظور کرنے پر راضی تھے۔ لیکن مسٹر دولتانہ نے انہیں منظور کرنے سے روک دیا۔ نہ کسی نے یہ کہا ہے۔ کہ مسٹر دولتانہ مطالبات کو منظور کرنا چاہتے تھے۔ لیکن خواجہ ناظم الدین ان کی راہ میں حائل ہو گئے۔

مسٹر یعقوب علی خان نے اپنے دلائل ختم کرنے سے پہلے تحقیقاتی عدالت کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے گواہوں اور مختلف فریقوں کے وکیلوں کی بڑی اخلاقی اور ہمدردی کے ساتھ سماعت کی۔

مسٹر یعقوب علی خان نے اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ تحقیقات کی نوعیت نامکمل ہے۔ کیونکہ تحقیقاتی عدالت کو یہ نہیں معلوم ہے۔ کہ متعلقہ وقت پر دوسرے صوبوں میں کیا ہو رہا تھا۔ اور مرکزی حکومت کی فائلوں پر کیا لکھا جا رہا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ممکن ہے۔ کہ مرکزی حکومت کے افسر زیادہ پر زور اور تیز نوٹ لکھتے رہے ہوں اور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے ان پر کوئی توجہ نہ کی ہو۔ اور صورت حال کو خراب تر ہو جانے دیا ہو۔ ان حالات میں حکومت پنجاب کی فائلیں دیکھ کر عدالت کے سامنے پوری تصویر نہیں آسکتی۔

انہوں نے تجویز کی۔ کہ فاضل ججوں کے مطالعے کے لئے مرکزی حکومت کی متعلقہ فائلیں طلب کی جائیں

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے یہ بھی کہا۔ کہ کسی فیصلہ پر پہنچتے وقت عدالت کو یہ حقیقت ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ پاکستان جذباتیت کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا۔ اور اس کا تصور علامہ اقبال سے لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ بدلے ہوئے حالات میں علامہ اقبال کی پیش کی ہوئی جذباتیت موثر نہیں رہی اور ملک کی عظمت کے لئے کوشاں ہونے کے واسطے سنگین حقائق کا سامنا کرنا ہوگا۔

مالنکوف روسی ایشائی جمہوریتوں کا دورہ کریں گے

برلن ۲۶ فروری: مشرقی برلن میں روسی ذرائع کے بیان کے مطابق وزیر اعظم مالنکوف ازبکستان ترکمانستان اور ترکستان سمیت ایشیا کے روسی جمہوریتوں کے دورہ پر عنقریب ہی روانہ ہوں گے مئی میں ان کے آذربائیجان اور جارجیا جانے کی توقع ہے۔ بیریا کے زوال کے بعد سے جارجیا میں بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ اور آذربائیجان کے حالات ماسکو کے لئے خاص دلچسپی کے باعث بن گئے ہیں۔

تنازعہ تصفیہ کے لئے دیدیا گیا

موجودہ ہڑتال ممنوع

کراچی ۲۶ فروری: حکومت پاکستان نے وہ صنعتی تنازعہ جو کراچی آئل انسٹالیشنس ورکرس یونین اور میسرز برما شیل اسٹینڈرڈ ویکیوم اور کالٹکس آئل کمپنیوں کے درمیان پیدا ہو گیا ہے۔ صنعتی تنازعات کے قانون مجریہ ۱۹۴۷ء کے تحت مسٹر منصور عالم ایڈووکیٹ کو فیصلہ کرنے کے لئے سپرد کر دیا ہے ورکرس یونین کی طرف سے شروع کی جانے والی ہڑتال کو مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت باضابطہ طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

ترکی اور پاکستان کے معاہدے پر نکتہ چینی کی وجہ سے نجیب کی مخالفت شروع ہوئی تھی

جمال ناصر نے مصری کابینہ میں ردوبدل کر دیا۔ صلاح سالم کے بھائی کو نائب وزیر اعظم بنا دیا گیا

قاہرہ ۲۶ فروری۔ قاہرہ ریڈیو نے آج یہ انکشاف کیا ہے کہ نجیب کے خلاف گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی جب کہ دو تین روز پہلے انہوں نے قاہرہ کے انڈوٹیشی کلب میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان اور ترکی کے معاہدہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ نجیب کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد آج مصر کے نئے وزیر اعظم کرنل جمال ناصر نے اپنی کابینہ میں ردوبدل کا اعلان کر دیا۔ جمال ناصر نے ونگ کمانڈر جمال سالم کو اپنی جگہ نائب وزیر اعظم مقرر کر دیا۔ ونگ کمانڈر جمال سالم میجر صلاح سالم کے بھائی ہیں۔ وہ سابق شاہ فاروق کے سخت دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ فاروق کو جلاوطن کرنے کی بجائے قتل کر دیا جائے۔ انہوں نے ملک کی زرعی اصلاحات کا قانون تیار کیا تھا۔ جسے انقلابی کونسل ایک شاندار کارنامہ سمجھتی ہے۔

مصر کے سب سے بڑے اقتصادی ماہر ڈاکٹر عبدالجلیل الامری کو بھی نائب وزیر اعظم بنایا گیا۔ لیکن جمال ناصر کی عدم موجودگی میں صرف ونگ کمانڈر جمال سالم انقلابی کونسل کے جلسوں کی صدارت کیا کریں گے۔ ان کے علاوہ احمد حسینی کو کابینہ اور جمہوریہ کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ آج مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے اعلان کیا کہ جنرل نجیب فاروق کی طرح خود مختار حکمران بننا چاہتے تھے۔ جو فوجی انقلاب کی روح کے خلاف تھا۔ میجر صلاح سالم نے کہا کہ جنرل نجیب نے سستی شہرت حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کر رکھا تھا۔ انہوں نے اخوان المسلمین کو ختم کرنے کی تحریک بڑی شدت کے ساتھ شروع کی۔ اور جب یہ جماعت توڑ دی گئی تو وہ اخوان کی حمایت کرنے لگے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ میں بے بس ہوں۔ میجر صلاح سالم نے انکشاف کیا کہ جنرل نجیب جب بھارتی سفیر سے ملتے تو انہیں کہتے کہ بھارت مصر کا سب سے بڑا دوست ہے۔ اور پاکستان شرپسند ہے۔ مگر جب پاکستان کے سفارتی نمائندہ سے ملاقات کرتے تو اس سے کہتے کہ مصر اور پاکستان دو اسلامی ملک ہیں اور بھارت کو ہم اچھا نہیں سمجھتے۔

لندن کی ایک خبر کے مطابق قاہرہ ریڈیو نے کل بتایا۔ کہ جنرل نجیب کے استعفا کا سبب یہ ہے کہ پیر کو انہوں نے قاہرہ کے انڈوٹیشی کلب میں ایک تقریر کی تھی۔ جس میں پاکستان اور ترکی و پاکستان کے معاہدے کے خلاف حملے کئے گئے تھے۔ اس پر ان کی مخالفت شروع ہو گئی۔

ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم لیفٹننٹ کرنل جمال عبدالناصر جمہوریہ کے صدر کا عہدہ بھی سنبھال لیں گے اور انقلابی کونسل کی صدارت بھی کریں گے۔ وہ قائمقام صدر جمہوریہ کہلائیں گے۔ مصر کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ یہ خبر غلط ہے کہ اخوان المسلمین کو از سر نو منظم ہونے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ کل رات انقلابی کونسل کے اجلاس میں امریکہ میں مصری سفیر احمد حسین کو شریک کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کرنل ناصر ہمارے حقیقی قائد ہیں۔ وہ اب قائمقام صدر بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

آج خرطوم میں تقریباً پانچسو سوڈانیوں نے مصر کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور نجیب کی برطرفی پر احتجاج کیا۔ نجیب کی برطرفی پر تبصرہ کرتے ہوئے سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے جو مصر اور سوڈان کے اتحاد کے حامی بھی ہیں کہا کہ میں حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کا مقصد نیک اور دیانتدارانہ ہے۔ ہر قسم کی مشکل کے باوجود سوڈان اور مصر کا اتحاد ہو جائے گا۔ وزیر اعظم نے حالات پر غور کرنے کے لئے کابینہ کا اجلاس بھی طلب کر لیا ہے۔ سوڈان کے حزب مخالف کے لیڈر محمد احمد نے کہا کہ نجیب کی برطرفی سے سوڈانیوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ ہمیں سوڈان اور مصر کے اتحاد کا خیال چھوڑ دینا چاہئے۔ اور سوڈان کی خود مختاری اور آزادی کا اعلان کر دینا چاہئے۔ آج سوڈان کی امہ پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جس کے بعد پارٹی نے مصر کے موجودہ واقعات کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ سوڈانی پارلیمنٹ کو ملک کی خود مختاری کا اعلان کر دینا چاہئے۔ واشنگٹن سے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ جمال ناصر کو وزارت عظمےٰ پر قائم رہنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ فوج ناصر کے ساتھ ہے ایک امریکی افسر نے کہا کہ جمال ناصر اعتدال پسند ہیں۔ اور امریکہ کے دوست ہیں۔ لیکن وہ شدت کے ساتھ برطانیہ کے دشمن ہیں۔ برطانیہ کے باخبر حلقوں نے بہر حال اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ نئے وزیر اعظم کو چونکہ نجیب کی طرح عوام کی مکمل حمایت حاصل نہیں۔ اسلئے داخلی طور پر گڑبڑ ہونیکا خطرہ ہے۔ لندن کے ایک آزاد خیال اخبار نے لکھا ہے کہ جمال ناصر کے برسر اقتدار آنیکے بعد یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ سوئز کے سوال پر برطانیہ اور مصر کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔

پاکستان کو فوجی امداد!!

صدر آئزن ہاور کے اعلان کا امریکہ میں خیر مقدم

واشنگٹن۔ ۲۶ فروری۔ امریکی سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی کے کئی ممتاز ممبروں نے پاکستان کو امریکی امداد دینے سے متعلق صدر آئزن ہاور کے فیصلہ پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ کمیٹی کے صدر الیگزینڈر وِلی نے کہا ہے:۔

پاکستان کو امداد دینے کا فیصلہ کرتے وقت ساری دنیا کی صورت حال صدر آئزن ہاور کے ذہن میں تھی۔ اس امداد دینے سے امن کو تقویت حاصل ہوگی۔ اور ہمارے مفاد کو بھی اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اگرچہ ہمیں تفصیلات کا علم نہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ امداد کمیونسٹ روس سے اپنا دفاع کرنے کے مشترکہ مقصد پر صرف ہوگی۔ سینیٹ کے ایک اور ممبر بورکے ہِکن لوپر نے کہا کہ پاکستان کو فوجی امداد دینے کا فیصلہ حق بجانب ہے۔ یہ اسلئے حق بجانب ہے کہ پاکستان نے امریکہ اور ان ملکوں کے ساتھ نمایاں طور پر تعاون کیا ہے۔ جو کمیونسٹ سامراج سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ سینیٹ کے ڈیموکریٹک ممبر تھیوڈور ایف۔ گرین نے کہا ہے اس سے آزاد قوموں کے مفاد کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

شیشکلی سعودی عرب پہنچ گئے شام میں سیاسی لیڈر حکومت بنائیں گے

دمشق ۲۶ فروری۔ شام کے سابق صدر کرنل ادیب شیشکلی آج بیروت سے بذریعہ طیارہ عرب کے دارالحکومت ریاض میں پہنچ گئے۔ ایک خبر کے مطابق وہ شاہ سعود کے مہمان ہوں گے۔ انہوں نے بیروت میں اخبار نویسوں کو دھوکہ دینے کے لئے بتایا کہ وہ مصر جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مستقل رہائش کے لئے یورپ جائیں گے۔ شام میں ایوان نمائیندگان کے صدر مامون قزبری نے اعلان کیا۔ کہ جب تک نئے صدر کا انتخاب نہیں ہوتا۔ جو آئندہ دو ماہ میں ہو جائیگا۔ میں آئین کی دفعہ ۸۹ کی رو سے جمہوریہ شام کی صدارت کا عہدہ سنبھال لوں گا۔ انہوں نے یہ اعلان ایک خاص اجلاس میں کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈر ایک کانفرنس منعقد کریں گے۔ تاکہ نئی حکومت کا قیام عمل میں آسکے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئینی انتخابات کے لئے آج ہی عارضی مخلوط حکومت قائم کر دی جائیگی۔ کل شیشکلی کی حکومت کے خلاف جو اعلان حلب سے باغیوں کی فوجی کمیٹی نے کیا تھا۔ وہ آج صبح کے اخبارات نے بغیر تبصرے کے شائع کیا ہے۔ ادیب شیشکلی کے ہمراہ بریگیڈیر شوکت صغیر چیف آف اسٹاف افواج شام اور دیگر افسران دمشق کیر بیزن گئے ہیں۔ شیشکلی کے ہمراہ ان کی بیوی بھی بذریعہ طیارہ سعودی عرب گئی ہیں۔ ان کے پانچ بچے پہلے ہی بیروت جا چکے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر شام ہاشم الاتاسی کی مدایت پر بریگیڈیر شعیر نئی حکومت بنائیں گے۔ عرب کی تحریک آزادی کے سبب سے اراکین لبنان کو فرار ہو گئے ہیں۔ اور لبنان سے بہت سے سیاسی اور فوجی افسر جو شیشکلی کے دور میں چلے گئے تھے۔ شام واپس آگئے۔ بیروت کی ایک خبر مظہر ہے کہ ادیب شیشکلی ابھی تک سعودی عرب کے سفارت خانہ واقع بیروت لبنان میں مقیم ہیں۔ جہاں مسلح پولیس کا دستہ ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ آج صبح شیشکلی نے ٹیلی فون پر لبنان کے صدر کامل شمعون وزیر اعظم عبداللہ الیفی اور کمانڈر انچیف جنرل فواد شہاب سے باتیں کیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی حکومت کے دیگر اراکین بھی جن میں سابق وزیر خارجہ خلیل مردم بھی شامل ہیں۔ لبنان میں پناہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بیروت کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ شامی باغیوں نے شیشکلی کو نکال دینے کے بعد روس کے حامی سابق وزیر اعظم معروف دوالیبی کو پھر وزیر اعظم بنانا منظور کر لیا ہے۔ ایک خبر کے مطابق ادیب شیشکلی فی الحال تو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں جائیں گے۔ اور پھر مستقل طور پر جلاوطنی کی زندگی گزارنے کے لئے یورپ چلے جائیں گے۔ شیشکلی اپنے بچوں کو بیروت میں چھوڑ رہے ہیں۔ انہیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اہل و عیال کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ شیشکلی مسلح شامی فوجیوں کے ساتھ پہاڑی علاقے عبور کر کے بیروت پہنچے ہیں۔ جہاں دیگر سابق فوجی اور سیاسی شامی افسر پناہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ شیشکلی سے فوجی چیف آف اسٹاف نے کہہ دیا تھا۔ کہ خانہ جنگی کی صورت میں فوج آپ کا ساتھ نہیں دے گی۔ شام کو کئی وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبر شیشکلی سے ملے اور مستعفی ہو جانے کا مشورہ دیا۔ تاکہ بلاسبب خونریزی نہ ہو شیشکلی نے ہر طرف سے اپنے آپ کو تنہا دیکھ کر استعفیٰ دے دیا۔ اور فوراً ملک چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ کرنل شیشکلی پہاڑی راستوں سے گزر کر اس کار میں بیروت گئے۔ یہ کار انہوں نے ۱۹۵۲ء میں ۱۵ ہزار ڈالر میں خریدی تھی۔ جب ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ یہ کار مسلح ہے اور اس پر گولی اثر نہیں کر سکتی بیروت سے کرنل شیشکلی بذریعہ طیارہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کو روانہ ہو گئے۔ جانے سے قبل انہوں نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ مستعفی ہونے کے بعد یہ میرا پہلا اعلان ہے۔ کہ میں مادر وطن عرب علاقے کے ملکیتی اپنے شام کی ترقی کے لئے دست بدعا ہوں۔ خدا شام کو تباہی سے محفوظ رکھے۔ میں نے شام میں خون بہنے کو روکنے کے لئے خود کو قربان کر دیا۔ اور صدارت سے استعفےٰ دے دیا۔

وزیر اعظم ڈھاکہ سے باریسال روانہ ہو گئے

ڈھاکہ ۲۶ فروری۔ وزیر اعظم محمد علی نے آج کراچی سے یہاں پہنچنے پر بتایا کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کی مقدار اس وقت طے ہوگی۔ جبکہ امریکی فوجی ماہرین کا کمیشن پاکستان کا دورہ کر کے ہماری ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ وزیر اعظم ڈھاکہ سے فوراً نارائن گنج روانہ ہو گئے۔ جہاں سے وہ باریسال جائیں گے۔

شام کے فوجی انقلابیوں میں جھگڑا ہو گیا

چیف آف سٹاف کرنل شوکت مستعفی ہو گئے

بیروت ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل شیشکلی کو نکالنے کے بعد نئی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں شام کے فوجی انقلابیوں میں جھگڑا ہو گیا ہے اور اس جھگڑے کی بنا پر فوج کے چیف آف سٹاف شوکت شاکر نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔